آج علمی ترقی کا دور ہے...... سائنس وٹیکنالوجی پر غیر مسلم مسلط ہیں، مسلمانوں نے اپنے شاندار ماضی کو فراموش کر دیا......اور اسلاف سے پائے ہوئے اس عظیم علمی ورثے کو گنوادی ہے۔

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی ''ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا''

آخر میں طلباء تنظیموں سے معذرت کے ساتھ request کروں گا کہ خدارا گلگت کی سرزمین کم از کم فی الحال اس ''انقلاب'' کی متحمل نہیں ہے۔ اسے وفاق اور چاروں صوبوں کے تعلیمی اداروں تک ہی محدود رہنے دیجیے۔

پہلے ہم مختلف انقلابات کے نتائج 8 جنوری 2005ء کی صورت میں بھگت چکے ہیں......ہم یہاں کے تعلیمی اداروں میں امن وآشتی، محبت ومودت، اخوت و بھائی چارگی اور تعلیمی ماحول دیکھنا چاہتے ہیں نہ کہ قتل وغارت۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوابی میں معاف
آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

☆☆☆☆☆

استاذ

یہ فارسی لفظ ''**اوستا**'' بمعنی: کتاب اور ''**ود**'' بمعنی عالم سے مرکب ہے۔ اس طرح ''**اوستاود**'' کا معنی ہوا ''کتاب کا جاننے والا'' یہ لفظ کثرت استعمال سے ''**استاود**'' پھر **استاد** ہوا۔ عربوں نے اسے عربی کے قالب میں ڈھالنے کے لیے ایک نقطہ ڈال کر **استاذ** بنالیا۔

☆☆☆☆☆

کرکٹ ڈپلومیسی

دسمبر 1986 میں راجیو گاندھی پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوجیں لے آیا۔ اور خطرہ ہوا کہ وہ حملہ کرے گا۔ ان حالات میں جنرل ضیاء الحقؒ صاحب کرکٹ میچ دیکھنے انڈیا چلے گئے اور راجیو سے کہا: میں دو محاذوں پر نہیں لڑسکتا، ایک طرف تم ہو ایک طرف روس، تم باز آجاؤ ورنہ جو ایٹم بم تمہارے پاس ہے وہ میرے پاس بھی ہے۔ اس پر بھارت کی فوجیں سرحدوں سے ہٹ گئیں۔ (بشکریہ: روزنامہ خبریں 17 نومبر 1994)

☆☆☆☆☆

پاک دامنی اختیار کرو!
تمہاری عورتوں کی عزتیں محفوظ رہیں گی

ڈاکٹر سمیر یونس .... ترجمہ: حمید اللہ نوری

آپ بحیثیت باپ، خاوند اور بھائی عام عورتوں سے میل جول کے شرعی حدود کو پامال تو نہیں کررہے؟......اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو عین ممکن ہے جس لمحے آپ کسی صنف نازک کے ساتھ شرعی حدود پار کررہے ہوں اسی لمحے آپ کی محرمات میں سے کسی کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جارہا ہو......لہٰذا آپ کو چاہئے کہ اس قسم کا قدم اٹھانے سے پہلے اپنی ماں، بہنوں اور بیٹیوں کے متعلق ایک بار ضرور سوچ لیں......تاکہ آپ دنیا اور آخرت دونوں میں رسوائی سے بچ سکیں۔ بات تو کڑوی ہے مگر درج ذیل مضمون میں شرعی دلائل اور چونکا دینے والے واقعات سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک سُنار پاک دامنی اور امانت داری کے لحاظ سے بہت مشہور تھا، اس کے ہاں ایک دن ''سقا'' نے حسب معمول پانی پہنچایا، اتنے میں اس کی نظر سُنار کی بیوی پر پڑی تو اس کو پسند آگئی اور اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور بوسہ دینے کا ارادہ کر ہی لیا تھا، اتنے میں اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کا عذاب یاد آگیا اور چومنے کا ارادہ ترک کردیا۔ جب سُنار گھر لوٹ آیا تو اس کی بیوی نے یہ واقعہ بیان کیا، فوراً اس کے چہرے پر فکرمندی اور پشیمانی کے علامات ظاہر ہوئے اور کہنے لگا: تم مجھ سے بھی سن لو، میرے پاس بھی آج ایک خوبصورت عورت چوڑیاں بنوانے آئی اور ناپ دینے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، جب اس نے ہاتھ سے کپڑا ہٹایا تو مجھے اس کا ہاتھ بہت بھلا لگا، قریب تھا کہ میں اس کے ہاتھ کو بوسہ دیتا، لیکن میں اپنے رب سے ڈر گیا اور اپنے آپ کو ملامت کرکے یہ ارادہ ترک کیا...... سُنار نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ، اللہ تعالیٰ کتنی باریک بینی سے بدلہ لے لیتا ہے۔''

اس پرفتن دور میں لوگ ٹیلیویژن کے ذریعے ہیجان انگیز جنسی واقعات دیکھتے اور سنتے ہیں، رسائل وجرائد اور انٹرنیٹ کے ذریعے دیکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ انتہائی معیوب اور خطرناک چیز کیا ہے؟ اس کے طریقے کیا ہیں؟ اس سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

جنسی زیادتی کی حقیقت

جنسی زیادتی سے مراد مرد کا عورت سے بالجبر جنسی خواہشات کا پورا کرنا ہے یا کبھی اس کے برعکس۔ کبھی یہی زیادتی دو ہم جنسوں کے درمیان بھی ہوتی ہے اور یہ انتہائی قبیح ترین زیادتیوں میں سے ہے۔ آج کی نام نہاد ''روشن خیالی'' کے دور میں بڑے ''مہذب'' ممالک میں اس قسم کے واقعات کام کرنے کے مقامات، پارکوں اور شارع عام پر بھی واقع ہوتے ہیں۔ گناہ کبیرہ کا ارتکاب خفیہ ہو یا اعلانیہ؛ یہ تربیت کنندگان، سرپرستوں، مبلغین اور اصلاحی کام کرنے والوں کے لئے بہت بڑے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

جنسی زیادتی کی صورتیں

جنسی زیادتی کے مختلف وسائل اور صورتیں ہیں:

۱۔ غلط نگاہ سے کسی اجنبی عورت کی طرف دیکھنا یا چھونا۔

۲۔ ایک دوسرے کے ساتھ ٹیڑھی میڑھی، نرم ملائم باتیں کرنا۔

۳۔ ہیجان انگیز واقعات سنانا۔

۴۔ غیر محرم کو کھانے پینے کی دعوت دینا تاکہ غیر شرعی تعلقات قائم ہوسکیں۔

۵۔ کسی ایسے کام کے مواقع تلاش کرنا جس پر طرفین تنہائی میں اکٹھے ہوسکیں۔

۶۔ ایک طرف سے دوسرے کو گاڑی میں پہنچانے کے لئے اصرار کرنا۔

بچنے کے طریقے اور علاج

اسلام کی روشن شریعت نے زبردست احتیاطی تدابیر ہمیں بتلائی ہیں، تاکہ کوئی شخص اس قسم کی جنسی بے راہ روی کا شکار نہ ہو۔ ان میں سے کچھ اہم احتیاطی تدابیر یہ ہیں:

(1) نظر جھکا کے رکھنا

اللہ تبارک وتعالیٰ مردوں کو نظریں جھکائے رکھنے کا حکم کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے نبی ﷺ ''مسلمان مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔'' (النور:۳۰)

اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورتوں کو بھی نظریں جھکائے رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے کی تاکید کرتے ہوئے حکم فرمایا ہے: ''مؤمنات سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں جھکائے رکھیں اور شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔'' (النور:۳۱)

(2) عورتوں کو پردے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم عطا فرمایا: ''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی، پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ خوب بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔'' (الاحزاب: ۵۹) اور فرماتے ہیں: ''مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے آگاہ نہیں، اور اس طرح زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ پاک کی جناب میں توبہ کرو تا کہ نجات پاؤ۔'' (النور:۳۱) اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں نرم لہجے میں باتیں کرنے سے بھی منع فرمایا: ''اے نبی ﷺ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔'' (النور:۳۲)

یہاں میں ''حجاب'' کے بارے میں اختصار کے ساتھ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حجاب سے مراد پردہ ہے، یعنی خوبصورتی کو پوشیدہ رکھنا۔ شرعی پردے کی اپنی کچھ خصوصیات ہیں، جن کا پردے میں پایا جانا ضروری ہے، تا کہ جس مقصد کے تحت اسے ضروری قرار دیا گیا ہے وہ ہدف حاصل ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس پردے کے ذریعے وہ ''پردہ نشین'' عورت بالکل نمایاں نظر آئے، ہر ایک کی مطمع نظر بنے، اس کے اعضاء نمایاں ہوں، فتنے کی چیزیں جھلک رہی ہوں۔

(3) شادی کو آسان بنانا اور جلد شادی کروانا

بہت سارے لوگ شادی کے اخراجات کی زیادتی اور مہر زیادہ رکھنے پر شکوہ کناں ہیں اور بہت سی لڑکیاں ایسی

شرائط لگاتی ہیں جن سے نوجوان شادی سے عاجز آجاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ نے شادی کو آسان بنانے کی ترغیب دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بابرکت شادی وہ ہے جس کے اخراجات کم سے کم ہوں۔'' (مسند احمد) صحیح بخاری میں ہے: ''دین آسان ہے۔'' کسی دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے نوجوانو جماعت اگر تم میں سے کسی کو شادی کرنے کی استطاعت ہو تو اسے چاہئے کہ شادی کرلے، کیونکہ یہ نظر کو نیچا رکھنے، شرم گاہ کی حفاظت کرنے میں زیادہ مددگار ہوتا ہے، اگر کسی کو شادی کی استطاعت نہیں تو اسے چاہئے کہ وہ روزے رکھے، یہ اس کے لئے ڈھال ہے۔

(4) شہوت بھڑکانے والی چیزوں سے اجتناب کرنا

ابوجعفر المنصورؒ کہتے تھے: ''تم غیر سہاگن عورتوں سے دور رہو، کیونکہ ان کی صحبت زنا کی طرف بھڑکاتی ہے۔''

موسیقی فحش گانے، ٹیلیویژن اور رسائل کے ذریعے مسلسل نشر ہونے والے قصے کہانیاں اور فتنہ میں ڈالنے والی تصاویر ......اس کے علاوہ بہت ساری چیزیں شہوت کو بھڑکاتی ہیں تو کمزور نفوس والے شہوت کی پوجا کرنے لگتے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں رسوائی، پشیمانی، غم اور افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

(5) ایسی جگہوں پر جانے سے اجتناب کرنا جو جنسی شکار کے لئے موزون ہوں

جیسے دفتروں، کمروں اور ہال وغیرہ میں خلوت نشینی اور خصوصاً غیر شادی شدہ نوجوانوں کا کہیں اکٹھے رات گزارنا، اسی طرح بازار، پارکیں، سیرگاہیں وغیرہ خاص طور پر جہاں اوباش لوگ موجود ہوتے ہیں۔ ایسی جگہوں سے حتی الامکان اجتناب کرنا ضروری ہے۔

(6) جنسی شکاریوں کے خلاف سخت رویہ اپنانا اور اس گھناؤنے فعل کو ہر ممکن طریقے سے روکنا

اس کے ساتھ مقابلہ کرنا، ان کو سزا دینا، قانون کے کٹہرے میں لانا۔ پولیس کو بھی اس میں کردار ادا کرنا چاہئے۔

(7) انسان کو جتنا ممکن ہو سکے اپنی بیوی اور اولاد کے ہمراہ رہنا چاہئے

تنہائی کی صورت میں بیوی کو چاہئے کہ ایسی مؤمنہ عورتوں کے ساتھ وقت گزارے جو تقویٰ، پرہیزگاری اور پاکدامنی کے لحاظ سے معروف ہوں۔ اولاد کو چاہئے کہ ایسے ساتھیوں کے ہمراہ رہیں جو بلند اخلاق و کردار کے مالک ہوں۔ تاکہ کہیں عصمت کے لٹیروں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔ جب بیوی اور بیٹی فیملی کے ہمراہ ہوتے ہیں تو ان بھیڑیوں کے ہتھے چڑھنے سے بآسانی بچ جاتی ہیں۔ اسی طرح نیک سوسائٹی بھی اس قسم کے برے کاموں سے بچاتا ہے، چاہے

ہماری بیویاں ہوں، یا بیٹیاں یا بیٹے۔

(8) کیا جنسی مجرموں کی اپنی مائیں، بیٹیاں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہوتیں؟

ایک نوجوان اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا اور اپنی مجبوری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے زنا کرنے کی اجازت دیجئے! تو اللہ کے نبی ﷺ نے اس نوجوان کے ساتھ یہی طریقہ علاج اپنایا۔ آپ نے فرمایا: تم زنا کی اجازت مانگ رہے ہو، کیا تم یہی عمل اپنی ماں کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں!...... اللہ کے نبی ﷺ نے یہی سوال باری باری دیگر محرمات کے متعلق دہرایا۔ سب کے متعلق اس نے نفی میں جواب دیا...... آخر میں اللہ کے نبی ﷺ نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ''جو چیز تم اپنی محرمات کے ساتھ ناپسند کرتے ہو، دوسروں کے لیے کیونکر پسند کی جائے؟! پھر آپ ﷺ نے اس نوجوان کو پاکدامنی اختیار کرنے کی دعوت اور ترغیب دی تو اس نے فوراً قبول کرلیا اور پاک دامنی کی طرف لوٹ آیا جبکہ پہلے بے راہروی کا شکار تھا۔ ایک ایسے طرز زندگی کو اپنانے پر آمادہ ہوگیا جو انتہائی معتدل اور پرسکون ہے...... اس طرح اللہ کے رسول ﷺ نے مصلحین کو دعوت وتبلیغ کا یہ مؤثر گر سکھا دیا ہے کہ اس قسم کے جرائم پیشہ لوگوں سے اسی طرح گفتگو کر کے ان کی اصلاح کی جائے۔

امام شافعیؒ نے اسی قبیل میں درج ذیل عظیم اشعار ارشاد فرمائے ہیں: (ترجمہ)

پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں بھی حرام چیزوں سے پاکدامن بن جائیں گی
اور ایسی چیزوں سے اجتناب کرو جو کسی مسلمان کے لیے لائق نہیں ہیں
بیشک زنا ایک قرض ہے، اگر تو نے یہ قرض کسی کو دیا تو
اس قرض کی ادائیگی تمہارے گھر والوں سے ہی ہو گی
اے مردوں کی عزتیں پامال کرنے اور باہمی الفت و مودت کی راہیں
کاٹ دینے والے! تمہاری زندگی بے عزت رہے گی
اگر تو آزاد بندہ ہوتا اور باعزت نسل سے تعلق رکھتا
تو کسی مسلمان کی حرمت پامال کرنے والا نہ ہوتا
جو زنا کرے، اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب ہوگا اگرچہ اس کی دیوار کی اوٹ میں ہو
اے انسان اگر تجھ میں عقل و شعور ہے تو اس معاملے کو سمجھ لو

امام حاکمؒ روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی ﷺ سے روایت کی ہے: ''دوسرے لوگوں کی عورتوں سے پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی۔ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے نیک سلوک کریں گی، اگر کوئی بھائی توبہ (یا معذرت) کرلے تو اس کی معذرت قبول کرلو چاہے (اسکی توبہ و معذرت) حق ہو یا باطل، اگر قبول نہ کرے تو وہ شخص حوض کوثر سے پانی نہیں پی سکے گا'' حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

ابن ماجہؒ نے حسن سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی کسی بھائی کے عیب پر پردہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے عیوب پر پردہ ڈالے گا۔ اگر کوئی کسی بھائی کے عیب کو عام کرے تو اللہ قیامت کے دن اس کے عیب سے پردہ اٹھائے گا یہاں تک کہ اس کو رسوا کردے گا۔''

امام ابن مفلحؒ اپنی کتاب الآداب الکبریٰ میں لکھتے ہیں: بعض تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ میں نے کسی ایسی عورت کی طرف دیکھا جو میرے لیے جائز نہیں تھا، تو میری بیوی نے بھی ایسے شخص کی طرف دیکھا جو میں نہیں چاہتا تھا۔

امام ابن الجوزیؒ اپنی کتاب صید الخاطر میں فرماتے ہیں: مجھ پر کوئی بھی آفت، فکر یا تنگی نازل نہیں ہوتی، مگر کسی گناہ کی وجہ سے۔ جسے میں بخوبی جانتا ہوں، یہاں تک کہ میں بتا سکتا ہوں کہ یہ مصیبت فلان گناہ کی وجہ سے آئی ہے۔ اور کبھی میں ایسی تاویل کرتا ہوں جو حقیقت سے تھوڑا دور ہوتا ہے، تو مجھے اس کے بدلے میں بھی سزا نظر آتی ہے۔

محمود الوراقؒ کہتے ہیں: (ترجمہ)

اگر مرد خود درست ہوجائے تو اس کی گھر والی بھی درست ہو جائے گی
اگر وہ خود برا ہو جائے تو اس کی برائی گھر والوں میں بھی پھیل جائے گی
مرد خود نیک بن جائے تو دنیا میں بھی عزت سے رہے گا
اور موت کے بعد بھی اس کے گھرانے اور اولاد کی حفاظت ہو گی

اور بعض کہتے ہیں:

لوگوں کی ان برائیوں کی جستجو میں نہ پڑو جو انہوں نے چھپا رکھی ہیں
ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری برائیوں کا راز فاش کر دے گا
اگر ذکر کرنا ہی ہے تو ان کی خوبیوں کا تذکرہ کرو
اور ان میں سے کسی پر اس عیب کا طعنہ نہ لگاؤ جو خود تجھ میں موجود ہو

ایک اور شاعر کہتے ہیں:

بیشک وہ مرد حضرات جو غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھتے ہیں
ان کتوں کی طرح ہے جو گوشت کے ارد گرد گھومتے ہیں
اگر شیر اپنے گوشت کی حفاظت نہ کر پائیں
تو وہ بغیر کسی معاوضے اور قیمت کے لیا جائے گا

ایک سچا واقعہ

یہ واقعہ ایک داعی کی طرف نسبت کر کے نقل کیا گیا ہے اور تاکیداً کہا ہے کہ حقیقت پر مبنی ہے اور کسی تھانے (پولیس سٹیشن) میں درج ہوا ہے۔ جو کہ ویب سائٹ www.alamanah.net.com پر موجود ہے:

دونو جوان دوست ...... اللہ کی نافرمانی اور معصیت پر اکٹھے ہو جاتے ہیں، شیطان دونوں کو گناہ کی طرف بھڑکا رہا ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ دونوں شادی شدہ ہیں!! ...... ان میں سے ایک ساتھی کا کسی عورت کے ساتھ رابطہ قائم ہونے کے بعد آپس میں ناجائز تعلقات بھی قائم ہو جاتے ہیں ...... ایک دفعہ یہ فاحشہ عورت اس بدکار نوجوان کے ساتھ اس کے گھر میں رات گزارنے پر راضی ہو جاتی ہے، تاکہ شیطانی ہوس کی تکمیل کے لئے پرسکون ماحول میسر ہو۔ نوجوان نے کسی بہانے سے اپنی بیوی کو سسرال بھیج دیا اور اس عورت کو اپنے گھر لے آیا۔ گھر پہنچنے پر عورت نے مطالبہ کیا کہ پہلے کھانا اور شراب وغیرہ لایا جائے۔ نوجوان گاڑی لے کر مارکیٹ چلا گیا۔ چیزیں خریدنے کر گھر لوٹ رہا تھا کہ پولیس نے اشارہ کراس کرنے کے جرم میں دھر لیا اور پولیس ہیڈ کوارٹر لے گیا۔ اب اس نے اپنے جگری دوست کو فون کیا کہ میں تو یہاں پھنس گیا ہوں، آپ آئیں اور میری گاڑی لے کر میرے گھر چلے جائیں اور آج رات شراب و شباب کے ساتھ عیش کر لیں۔ وہ اپنے دوست کے گھر عصمت دری کی نیت سے چلا گیا۔ وہاں پہنچا تو گویا اس پر بجلی گری اور حیران و پریشان ہو کر رہ گیا۔ کیونکہ وہاں پر موجود عورت اِس کی اپنی بیوی تھی!! ...... اور وہ بھی کس کے انتظار میں؟! اپنے قریب ترین دوست کی منتظر! ...... تو اس نے وہیں پر طلاق دے دی۔

یہی اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے متعلق ہمیشہ سے دستور رہا ہے ...... کہ تم لوگ دوسروں کی عصمت دری سے بچے رہو، تمہاری عورتوں کی عزتیں محفوظ رہیں گی ...... جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ...... **الجزاء من جنس العمل** ...... تو کیا یہ جنس